ای جہان منتظر خوش باش کاں دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

مورخہ ۱۶ - رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ - اکتوبر ۱۹۰۷ء

جلد (۶) | نمبر (۴۳)

چہ گویم با تو گر آئی بہادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

غافلوں کو خبردار کرو

پیارے احمدیو! خدا تعالیٰ کے وعدہ کے دن بہت جلد چلے آتے ہیں کہ زمین ان لوگوں سے بھر جائے جو خدا کے مسیح کو سلام کہنے والے ہوں اور وہ بدبخت جو آج اللہ کے رسول کے حق میں ناپاک کلمات بولتے ہیں پست اور ذلیل ہو جاویں خدا کی باتیں سچی ہیں اور وہ بہر حال پوری ہونگی مبارک ہیں وہ جو ان دنوں کے جلد لانے میں سعی کرتے ہیں اور خدا کا پیغام تمام دنیا پر پہونچاتے ہیں اگرچہ ہر ایک دوست ایسا نہیں کرسکتا کہ وہ اس تبلیغ کیواسطے باہر نکلے مگر ہر ایک دوست اس زمانہ کی کثرت مطبع اور ڈاکخانہ سے فائدہ اٹھا کر اس تبلیغ میں کافی حصہ حاصل کرسکتا ہے یورپ امریکہ کیواسطے تو میگزین سے بڑھکر کوئی شے نہیں اور وہ بڑا کام کر رہا ہے لیکن ہندوستان میں حضرت مسیح موعود کے تازہ الہامات۔ آپ کے مقدس کلمات اعتراضات کے جوابات وغیرہ کے ذریعہ سے مختلف گوشوں میں ہماری اخبار ایک بے نظیر خدمت کر رہی ہیں حضرت کی ڈاک میں کئی خطوط میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ اخبار بدر کو پڑھکر میری تشفی ہوئی اور میں اُن شرائط کے مطابق جو اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھی ہوتی ہیں آپکی بیعت میں شامل ہوتا ہوں بہت سے ایسے آدمی جو ہمارے سلسلہ میں ہنوز داخل نہیں ہوئے لیکن تحقیقات کرنا چاہتے ہیں وہ ہمکو درخواست کرتے ہیں کہ اخبار ان کے نام کچھ عرصہ کیواسطے بلاقیمت جاری کیا جائے بعض انجمنوں کی طرف سے درخواستیں آتی ہیں کہ ہمارے کتب خانہ میں آپکا اخبار آیا کرے اس طرح کے کوئی پانچ دس اخبار تو ہم بلاقیمت یا رعایتی قیمت پر ہر سال جاری کردیتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں جس سے ان درخواستوں کی تعمیل ہو سکے اخبار بدر کے عمدہ کاغذ اور باقاعدہ اشاعت اچھی لکھائی عمدہ چھپائی کے ساتھ صرف تین روپیہ کی قیمت ایسی ہے کہ اب تک مالک اخبار کو کچھ نفع نہیں ملا بلکہ اب تک وہ غریب اپنے پاس سے سینکڑوں روپے خرچ کرچکا ہے اس واسطے میں نے سوچا ہے کہ ہندوستان میں اخبار بدر کے ذریعہ سے تبلیغ کیواسطے ایک فنڈ کھولا جائے اس کا نام بدر تبلیغ فنڈ ہوگا جو احباب اسمیں کچھ رقم ارسال فرماوینگے اس سے ہندوستان کے مختلف مقامات میں اور کتبخانوں و پبلک لائبریریوں میں اخبار پہونچایا جائیگا۔ لائبریریوں میں اخباروں کا پہنچنا بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ ایک اخبار کو بہت آدمی پڑھ لیتے ہیں اور اسی فنڈ سے مختلف مدارس ہند میں اخبار روانہ کیا جاوے تاکہ مدارس کے طلباء پر نیک اثر ہو اور وہ سلسلہ حقہ کی طرف رجوع کریں یہ ایک بڑے ہی ثواب کا کام ہے مبارک ماہ رمضان میں اُمید ہے کہ احباب اس کام کیواسطے اپنے صدقات دیکر ثواب حاصل کرینگے اس فنڈ کا آمد و خرچ ہفتہ وار اخبار میں دکھایا جاوے گا والسلام

(مینیجر اخبار بدر)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاکٹ یت

بھوتون کا اثر اس ملک کے جاہل لوگ اکثر بیماریون مین کہا کرتے ہین کہ یہ کسی بھوت جن دیو۔ پری کا اثر ہے ورنہ دراصل بیماری کوئی نہین پھران بھوتون۔ دیوون اور پریون کے نکالنے والے پیشہ ور بھی موجود ہین۔ جن کا گذارا ہی اس بات پر ہے کہ بھوت اور دیو نکالا کرین اور روٹی کھایا کرین۔ پھر ایسے پیشہ ور اپنے پیشہ کو چلایا رکھنے اور لوگون کو اس کے متعلق یقین جاننے کے واسطے جو کچھہ کیا کرتے ہین۔ اس سے بھی اکثر لوگ واقف ہین۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب فرمایا کرتے ہین۔ کہ دنیا مین جن باتون پر مجھے تعجب ہوا ان مین سے ایک یہ ہے۔ کہ قرآن شریف مین کہین بھوتون کے نکلنے اور داخل ہونے کا ذکر نہیں لیکن مسلمانون مین یہ باتین پائی جاتی ہین اور انجیل ان قصون سے بھری پڑی ہے۔ لیکن عیسائی لوگ ان امور کے قائل نہین۔ یہ بات فی الواقع تعجب کی تھی لیکن حال مین امریکہ کے اخبار سے یہ عقدہ حل ہو گیا ہر ایک ڈاکٹر صاحب نے جنہون نے اپنا نام ظاہر نہین کیا شہر نیویارک کے اخبار ٹریبیون سکر نمبر ۳۳ مورخہ ۴ استمبر ۱۹۰۷ء مین ایک لمبا مضمون اس بات پر لکھا ہے۔ کہ عیسائی ممالک مین بھوتون اور پریون کے اثر کے عقائد کے سبب عوام کے علاج معالجہ مین نہایت سخت دقت واقع ہو رہی ہے۔ اس قسم کے خیالات اگرچہ تعلیمیافتہ لوگون مین کم ہوتے جاتے ہین (اور چونکہ ہندوستان مین صرف اعلےٰ درجہ کے تعلیمیافتہ انگریز ہی آتے ہین اس واسطے ہم لوگون کو خیال ہوا۔ کہ عیسائی اقوام ایسے توہمات سے بالکل بچی ہوئی ہے۔ اڈیٹر بدر) لیکن عام عیسائی ایسے خیالات مین بالکل منہمک ہین۔ بہت دفعہ مجھے نہائیت رنج اور غصہ کے ساتھہ یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ عوام میرے علاج کو بالکل فضول خیال کرتے ہین اور کسی جادوگر اور بھوت نکالنے والے کو بلا لاتے ہین جو اپنے عجائب بے معنی کلمات بولتا اور نامعقول مضحکہ خیز حرکات کرتا ہے اور مین چپ چاپ پاس کھڑا رہتا ہون گویا میرا اس مین کوئی کام نہین اور ایک بیمار کے علاج کیواسطے مین کوئی امداد نہین کرسکتا۔ کیونکہ وہ دراصل بیمار نہین بلکہ آسیب زدہ ہے۔

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے کئی ایک واقعات ایسے بیان کئے ہین۔ اور وہ کہتے ہین کہ میرے گرد و نواح مین دیہاتی لوگ سب ایسے ہی خیالات کے ہین اور عیسائیون کے درمیان بھوت جن۔ پرست اور ان کے آسیب کے توہمات نہائیت کثرت کے ساتھہ پائے جاتے ہین۔ مین خیال کرتا ہون۔ کہ مسلمانون کے درمیان بھی یہ خیالات عیسائیون کے میل جول کے بعد آئے ہین۔ کیونکہ ابتدائی اسلامی تواریخ و دیگر کتب مین ان باتون کا کہین ذکر نہین پایا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب اسلامی فتوحات کا دائرہ بہت وسیع ہوا اور عیسائی قومین اسلامی جھنڈے کے نیچے امن و امان کے ساتھہ زندگی بسر کرنے لگین اور ایک ہی شہر مین بلکہ ایک ہی محلہ مین دیوار بدیوار عیسائی مسلمان اس طرح رہنے لگے جس طرح کہ اس ملک مین اکثر ہندو اور مسلمان ملے جلے رہتے ہین۔ تو اس وقت عیسائیون کی صحبت نے جاہل مسلمانون کے دلون مین بھی ایسے خیالات راسخ کر دیے اور وہ رفتہ رفتہ پھیل گئے۔ لیکن تعلیمیافتہ مسلمانون نے کبھی کسی زمانہ مین بھی ایسے خیالات کی تائید نہین کی بلکہ ہمیشہ ان کی بیخکنی مین مصروف رہتے رہے۔

ہر جگہ مشنریون کی کامیابی یکرنگ ہے پادری کالا ڈیر فیرنڈ نے

جو شہر ٹوکیو ملک جاپان مین مشنری کا کام کرتے ہین۔ رسالہ اکلیسزی اسٹیکل ریویو مین جو کہ فیلڈلفیا سے نکلتا ہے۔ ایک مضمون لکھا ہے۔ جس مین افسوس ظاہر کرتے ہین۔ کہ جاپان کے اندر مشنری لوگون کی کامیابی صرف ذلیل قومون تک محدود ہے اور اوپر کے طبقہ کے لوگون تک ان کا اثر کچھہ نہین پہنچتا۔

ہم خیال کرتے تھے۔ کہ ہند مین ہی مشنری لوگون کا یہ حال ہے۔ کہ زیادہ تر چوڑھے چمار ہی ان کے تابع ہوتے ہین۔ مگر اب معلوم ہوا۔ کہ ان بیچارون کی قسمت مین ہر جگہ ایسے ہی لوگ آتے ہین۔

عیسائیت کے مرکز مین تہلکہ مختلف ولایتی اخبارون سے اور ولایتی تارخبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیت کے اعلیٰ مرکز اور ان کے روحانی بادشاہ پطرس کے جانشین پوپ صاحب کے صدر مقام شہر روما مین پادریون کے برخلاف بہت جوش پھیل رہا ہے اور اس جوش کی وجہ کسی مذہبی عقیدہ کے اختلاف کی بنا پر نہین ہے بلکہ پادریون کی بد اخلاقی اور بدچلنی کے قصے جو مشہور ہو گئے ہین اور ان ممالک مین رومی گرجون اور خانقاہون مین جو کارروائیان ہوتی ہین اور تارک اور تارکہ کے مابین جو کچھہ ہوتا ہے۔ اس پر یہ سب ناراضگی اور شور و غوغا پھیلا ہوا ہے اور اس زمانہ مین جس قدر عیسائی دنیا مین موجود ہین ان مین سے سب سے زیادہ وہی لوگ ہین۔ جو رومی عیسائیت ہین۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب وقت آگیا ہے۔ کہ عیسائی خواہ وہ کسی شکل مین ہو ہر طرف سے زوال کا منہہ دیکھے۔

صبر کا اجر دین عیسوی مین شریعت تو کوئی ہے نہین موسوی شریعت کو لعنت سمجھا جاتا ہے حضرت عیسے کوئی شریعت نہ لائے تھے۔ ناچار پادریون کو اپنی شریعت بنانی پڑی۔ جو کچھہ ان کی تنگ خیالی اور محدود علم نے کہا وہی شریعت بن گیا۔ ان اختراعی قوانین کے درمیان ایک یہ امر بھی تھا کہ کوئی مرد اپنی بیوی کی وفات کے بعد اپنی سالی کے ساتھہ نکاح نہین کرسکتا۔ چونکہ یہ قانون فطرت انسانی کے برخلاف تھا۔ کیونکہ بیوی کی بہن بسبب اس کے کہ اس کی سیرت و صورت فوت شدہ زوجہ کے ساتھہ ملتی جلتی ہوتی ہے۔ مرد کیواسطے بہت ہی تسلی اور آرام کا موجب ہو سکتی ہے۔ عیسائی قوم کے دانا لوگون نے وقتاً فوقتاً اس پر اعتراض کیا۔ اور باوجود پادریون کے اختلاف کے اور فتاوی کفر کے آخر پارلیمنٹ نے یہ قانون منظور کر لیا ہے۔ کہ بیوی کی وفات کے بعد مرد اپنی سالی کے ساتھہ نکاح کرسکتا ہے۔ شکاگو کا اخبار جرنل آف مین ۱۵ ستمبر ۱۹۰۷ء کے پرچہ مین اطلاع دیتا ہے۔ کہ مانچسٹر مین ایک انگریز کی بیوی فوت ہو گئی تھی۔ اسے اپنی بیوی کے ساتھہ بہت محبت تھی اور بغیر اس کے اسے تشفی نہ ملتی تھی کہ اپنی سالی کے ساتھہ نکاح کرے اسکی سالی بھی اس نکاح پر راضی تھی مگر ملک کے قانون سے جو پادریون کے شکنجہ مین جکڑا ہوا تھا ہر دو لاچار تھے۔ باہمی محبت اس قدر تھی کہ ہر دو نے کسی اور کے ساتھ شادی نہ کی یہان تک کہ اب مرد کی عمر ۷۰ سال اور عورت کی عمر ۶۵ سال ہے اب نئے قانون کے نافذ ہونے پر انہون نے نکاح کر لیا ہے۔

المفتی

ایک غلطی کی اصلاح

کونسا مریض صرف فدیہ دے سکتا ہو گذشتہ پرچہ اخبار نمبر ۴۲ مورخہ ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۷ کالم اول میں یہ لکھا گیا تھا کہ مریض اور مسافر ایام مرض اور ایام سفر میں روزہ نہ رکھیں بلکہ ان ایام کے عوض میں ماہ رمضان کے بعد دوسرے دنوں میں بصورت صحت اور قیام ان روزوں کو پورا کریں۔ اسی عبارت کے اخیر میں یہ بھی لکھا گیا ہے۔ کہ "جو مریض اور مسافر صاحب مقدرت ہوں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ روزہ کی بجائے فدیہ دیں"۔ اس جگہ مریض اور مسافر سے مراد وہ لوگ ہیں۔ جن کو کبھی امید نہیں کہ پھر روزہ رکھنے کا موقعہ مل سکے۔ مثلاً ایک نہائیت بوڑھا ضعیف انسان۔ یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے۔ کہ بعد وضع حمل بہ سبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی اور سال بھر اسی طرح گذر جائے گا۔ ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے۔ کہ وہ روزہ نہ رکھیں۔ کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے۔ اور فدیہ دیں۔ باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں۔ کہ صرف فدیہ دے کر روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جا سکے۔ چونکہ اخبار بدر کی مذکورہ بالا عبارت صاف نہ تھی۔ اس واسطے یہ مسئلہ دوبارہ حضرت اقدس کی خدمت میں پیش ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ "صرف فدیہ تو شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے۔ جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے ورنہ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھول دینا ہے۔ جس دین میں مجاہدات نہ ہوں وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔ اس طرح سے خدا تعالیٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ جو لوگ میرے راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں انکو ہی ہدایت دی جاوے گی۔

پانچ مجاہدے فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے دین اسلام میں پانچ مجاہدات مقرر فرمائے ہیں۔ نماز۔ روزہ زکوٰۃ صدقات۔ حج۔ اسلامی دشمن کا ذب اور دفع خواہ سیفی[1] ہو خواہ قلمی۔ یہ پانچ مجاہدے قرآن شریف سے ثابت ہیں مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ ان میں کوشش کریں اور ان کی پابندی کریں۔ یہ روزے تو سال میں ایک ماہ کے ہیں۔ بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکھتے رہتے ہیں اور ان میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ہاں دائمی روزے رکھنا منع ہیں یعنی ایسا نہیں چاہیئے کہ آدمی ہمیشہ روزے ہی رکھتا رہے بلکہ ایسا کرنا چاہیئے۔ کہ نفلی روزہ کبھی رکھے اور کبھی چھوڑ دے۔

صدقہ کی جنس خرید کر لینا جائز ہے ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ میں مرغیاں رکھتا ہوں اور ان کا دسواں[10] حصہ خدا کے نام پر دیتا ہوں اور گھر سے روزانہ تھوڑا تھوڑا آٹا صدقہ کے واسطے الگ کیا جاتا ہے۔ کیا یہ جائز ہے کہ وہ چوزے اور وہ آٹا خود ہی خرید کر لوں اور اس کی قیمت مد متعلقہ میں بھیج دوں۔

فرمایا۔ ایسا کرنا جائز ہے۔

نوٹ۔ لیکن اس میں یہ خیال کر لینا چاہیئے۔ کہ اعمال نیت پر موقوف ہیں۔ اگر کوئی شخص ایسے اشیاء کو اس واسطے خود ہی خرید کر لیگا۔ کہ چونکہ خرید اور فروخت ہر دو اس کے اپنے ہاتھ میں ہیں۔ جیسی تھوڑی قیمت سے چاہے خرید لے تو یہ اس کے واسطے گناہ ہوگا۔

ایک قابل تقلید نمونہ

احمدی برادران! ہمارے مکرم بھائی شیخ محمد یوسف صاحب احمدی ٹھیکہ دار کمسریٹ نے انبالہ چھاؤنی کے نام نامی سے واقف ہیں۔ انہوں نے ایک رسالہ منظوم بنام "صبر جمیل بر قول خلیل" ایک مولوی صاحب کے منظوم رسالہ کے جواب میں تصنیف کیا اور اس کو چھپوایا اور مفت تقسیم کیا اس کی خوبی بیان اور طرز ادا بالکل احمدیت کے اصول کے موافق نرمی اور حلم پر مبنی ہے۔ احباب پڑھ کر محظوظ ہوں گے۔ اس کی پانسو جلد شیخ صاحب نے نہایت علو ہمتی اور فیاضی سے دارالامان قادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کو عطا فرمائی ہیں۔ اور چونکہ یہ رسالہ میری اصلاح و ترمیم و نگرانی میں طبع ہوا ہے اور میرے ہی پاس امانت تھا اس لیے حسب الایماء شیخ صاحب موصوف ۵۰۰ جلدیں بہشتی مقبرہ کے ڈپو میں پہنچا دی ہیں۔ احباب احمدی اس کو خرید کر اعانت سلسلہ میں حصہ لیں اور ثواب حاصل کریں۔ اور شیخ صاحب کو دعائے خیر سے یاد فرماویں۔

خاکسار

منشی فاضل محمد نواب خان ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلہ

اعلان

جملہ احباب کو اطلاع ہو۔ کہ میں نے قادیان میں اپنی دکان میں۔ کلاہ۔ لنگی پشاوری۔ ریشمی و سوتی ہر قسم اور گرم کپڑا۔ بوٹ وغیرہ اشیا۔ رکھی ہیں قریباً پانچ سال سے میں یہ دکان کرتا ہوں اور اس میں میرا تجربہ ہو گیا ہے۔ اگر کوئی احباب کوئی چیز منگوانا چاہیں تو وہ بلا تکلف منگوا سکتے ہیں۔ نہایت راستی سے تمام معاملہ کیا جائیگا۔ اگر کوئی شے کسی کو ناپسند ہو۔ تو واپس لیجاوینگی۔ لیکن خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ہوگا۔ احمد نور مہاجر۔ سوداگر کابلی۔ قادیان۔

دعا مدد

برادرم منشی ظفر احمد صاحب بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

محمد علی صاحب اشرف اپنے بیمار باپ کے واسطے احباب کی خدمت میں درخواست دعا پیش کرتے ہیں۔

رسید زر

۵۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء۔ ۹۱۵ ۔ مولوی غلام رسول صاحب ۔ ۔ر
۵ " " ۱۸۱۵ ۔ محمد صادق علی صاحب ۔ ۔ر
۵ " " ۸۱۵ ۔ محمد امام الدین صاحب ۔ ۔ر
۵ " " ۹۲۵ ۔ سردار خان صاحب ۔ [illegible]
۵ " " ۹۱۲ ۔ بابو خدا بخش صاحب ۔ ۔ر
۶ " " ۱۶۱۵ ۔ ابوبکر بن محمد جمال یوسف ۔ ۔ر
۷ " " ۸۲۸ ۔ قادر خان صاحب ۔ ۔ر
۸ " " ۱۱۹۸ ۔ شیخ حسن محمد صاحب ۔ ۔ر
۹ " " ۱۷۷ ۔ منشی محمد علی صاحب ۔ ۔ر
۹ " " ۱۸۱۶ ۔ محمد محسن صاحب ۔ ۔ر
۹ " " ۱۷۸۶ ۔ محمد ابراہیم صاحب ۔ ۔ر

[1] اس زمانہ میں سیفی کی ضرورت نہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۶ - رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۱ - اکتوبر ۱۹۰۷ء ۱ - من عادا ولیا لی فکانما خر من السماء

ترجمہ - جس نے میرے ولی کے ساتھہ دشمنی کی گویا آسمان سے گرا

۲ - انی موجود فانتظر

ترجمہ - مین موجود ہون انتظار کر -

۳ - لا یہد بناءک و تؤتی من رب کریم -

ترجمہ - تیری بنا توڑی نہ جاویگی اور تو رب کریم سے دیا جائیگا -

۴ - وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک ورفعنا لک ذکرک

فرمایا - انی موجود کا الہام ان لوگون کے جواب مین معلوم ہوتا ہے جو خدا کے مرسل کے مقابل پر ایسی شوخی اور تکذیب سے پیش آتے ہین کہ گویا خیال کرتے ہین کہ خدا موجود نہین - خدا تعالی فرماتا ہے کہ میں موجود ہون معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر کچھہ ہو رہا ہے -

کیونکہ خدا تعالی جانتا ہے کہ کس قدر بے جا حملے اور حد سے زیادہ زبان درازیان ہو رہی ہین -

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

مساۃ مالن بی بی ہمشیرہ محمد نظام الدین لاہور
میان عطار محمد صاحب - لودیانہ
میان غلام محمد صاحب - بھیتی تنر تیور لاہور
مساۃ عائشہ اہلیہ غلام محمد " " " "
ابراہیم صاحب " " "
ہاجرہ اہلیہ ابراہیم " " "
میان عبد الحکیم " " "
میان محمد علی " " "
میان اسمٰعیل " " "
مساۃ زینب " " "
مساۃ فاطمہ " " "
مساۃ کرم نسار تلون ضلع جالندھر

مسمات جہنڈو تلون ضلع جالندھر
مسمات عظمت بی بی " " "
مسمات ام کلثوم " " "
مسمات جنت بی بی " " "
مسمات رحیم بی بی " " "
مسمات خوشی محمد " " "
میان عبد الرحمان " " "
میان عبد الخالق " " "
میان محمد اسحق " " "
والدہ عبد الرحمن موضع پیر عبد الرحمن جھنگ
عبد الحق - سمندر پور ضلع پٹنہ
منشی جلال دین موضع للو ضلع لاہور

اطلاع عام

بعض صاحبان غلطی سے اخبارات کے مضامین کے متعلق یا چندون کے متعلق کچھہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی خدمت مین لکھتے ہین - ایسے آدمیون کی اطلاع کیواسطے پہلے بھی کئی دفعہ لکھا گیا ہے اور اب پھر اعلان کیا جاتا ہے - کہ حضرت اقدس کو ان اخبارات کے مضامین یا انتظام کے ساتھہ کوئی تعلق نہین حضرت اقدس کو ایسا لکھنا ان کو بیفائیدہ تکلیف دینا ہے -

اختر بٹالہ

اس نام کا ایک ہفتہ وار اخبار جس کے ایڈیٹر قاضی غلام محی الدین اخگر صاحب ہین - بٹالہ ضلع گورداسپور سے نکلنا شروع ہوا ہے - جس کے دس نمبر اس وقت تک نکل چکے ہین - اخبار بدر کی تقطیع پر بارہ صفحے کا ہے - جہان تک ہمین معلوم ہے - ضلع گورداس پورہ مین قادیان کے اخبار ون کے بعد یہ پہلا اخبار ہے - اخبار مین اسلامی مذہبی مسائل اور صوفیا کے کلام اور اشعار کے علاوہ عام دلچسپی کی خبرین اور ملکی مضامین بھی ہوتے ہین - قیمت سالیانہ عام خریدار ون سے مبلغ ۴ر مقرر ہے -

خدا ہر چیز پر قادر ہے لیکن بنا سکتا نہیں عیسیٰ کا ثانی!

حاشا و کلا میرا یہ عقیدہ نہیں اور نہ ہی کسی ایسے شخص کا یہ عقیدہ ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو قادر مطلق مانتا ہو۔ تو پھر ضرور آپ مندرجہ عنوان شعر کے لکھنے کی وجہ دریافت فرمانے کے درپے ہوں گے۔ سنئے حضرت میں آپ کو زیادہ انتظار میں نہیں رکھنا چاہتا۔ دنیا میں باوجود ہر قسم کی ترقی علم و دانش کے ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ بجسد عنصری آسمان پر اللہ تعالےٰ کے داہنے باز و بیٹھے ہوئے ہیں اور آخری زمانہ میں قیامت کے قریب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو سنوارنے اور سدھارنے کے لئے آسمان سے اُتریں گے۔ عیسائی صاحبان تو ان کے حق میں جو کچھ بھی بیان کریں وہ تھوڑا ہے کیونکہ ان کے اعتقاد میں تو وہ خدا کے اکلوتے بیٹے بلکہ خود خدا خالق ارض والسماء ہوئے۔ مگر مسلمان کہلا کر اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہو کر عیسائیوں کی تائید کرنا اور ان کی ہاں میں ہاں ملانا شقاوت کے قریب اور سعادت سے بعید نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر حضرت عیسیٰ ؑ کے زندہ بجسد عنصری آسمان پر چڑھنے اور پھر اس قدر عرصہ دراز تک خلاف قانون قدرت وہاں پڑا رہنے وغیرہ پر معقولی اور منقولی اعتراض کئے جاویں۔ تو اکثر گھبرا کر کہدیا کرتے ہیں۔ کہ میاں اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے جو کچھ چاہے کر سکتا ہے۔ مگر میرے نزدیک بلکہ ہر ایک ذی شعور کے نزدیک اس معاملہ میں تو اللہ تعالےٰ کی نہائت درجہ کی کمزوری بیکسی اور ناتوانی پائی جاتی ہے۔ کیونکہ اگر کوئی موجد و مخترع کسی قسم کی کل یا آلہ ایجاد کرتا ہے یا کوئی مصنف کتاب تصنیف کرتا ہے۔ تو قاعدہ ہے۔ کہ پہلی دفعہ کی نسبت نظر ثانی و ثالث کے وقت ضرور کچھ نہ کچھ ترمیم کر کے بڑھا دیا کرتا ہے۔ بلکہ جتنی دفعہ از سر نو کل یا آلہ تیار کیا جاوے۔ اس میں کوئی نہ کوئی پرزہ نیا بطرز جدید بڑھانا خود بخود سوجھ جاتا ہے یا کتاب کو دوبارہ سہ بارہ چھپوایا جاوے۔ تو اس میں کوئی نہ کوئی نیا مضمون بطور ضمیمہ اضافہ کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا مگر اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام کو پہلے ہی دفعہ بنا کر۔ باقی مخلوقات کی طرح مار دینے اور فنا کرنے میں متامل اور متفکر ہو رہا ہے کہ اتفاقاً ایسا عمدہ آلہ اور کاری حربہ (عیسیٰ علیہ السلام) میرے ہاتھ سے تیار ہو گیا ہے جو آخری زمانہ میں بگڑے ہوئے لوگوں کے درست کرنے کے لئے بہت بڑا کام دیگا اگر اس کو بھی باقی مخلوقات کی طرح مار دیا جاوے۔ تو پھر شاید ایسا عمدہ اور اعلیٰ قسم کا آلہ (عیسیٰ علیہ السلام) اور بے مثل ہتھیار دوسری دفعہ نہ تیار ہو سکے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا قادر مطلق ہونا۔ قربان جایئے ایسی قدرت کاملہ کے۔ ناظرین نہائت ٹھنڈے دل سے انصاف کو مد نظر رکھ کر غور فرماویں۔ کہ اس حالت میں کمال قدرت ہے۔ یا اس رنگ میں قدرت اور جلال کمالیت پر نظر آتا ہے۔ کہ ایک دم میں ایک کُن کے اشارے سے ہزاروں لاکھوں عیسیٰ پیدا کر دے۔ توحید اور رسالت ہی پر تو ایمان کی بُنیاد ہے اور ان دونوں کو یہ عقیدہ جڑ سے اکھاڑتا ہے۔ اول توحید۔ آلہی صفات اور خدائی افعال میں عیسیٰ علیہ السلام شریک ہوئے اور اللہ تعالےٰ بجائے قادر مطلق ہونے کے کمزور اور ناتوان ثابت ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے پیدا شدہ انسان تو عقل خداداد کی رسائی سے اپنی صنعت و کاریگری میں نئی نئی ایجادیں بڑھا سکیں اور دستکاریوں میں ابتدائی حالتوں سے خواہ مخواہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتے جاویں۔ مگر اللہ تعالیٰ قادر مطلق عیسیٰ علیہ السلام کو اگر باقی مخلوقات کی طرح مار دے تو مشکل بلکہ محال ہے۔ کہ دوبارہ عیسیٰ علیہ السلام کا ثانی پیدا کرنے پر قادر ہو سکے اسیواسطے تو بہزار مشکل و دشواری قریباً دو ہزار سال سے عیسیٰ علیہ السلام کو کبھی زمین پر کبھی آسمان پر سنبھال سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔ مبادا مر جاوے۔ تو پھر ایسا چلتا پرزہ مجھ سے تیار نہ ہو سکے۔ دوم رسالت کی تو اس گندے عقیدے نے وہ کچھ ہتک اور بے عزتی اور بے حُرمتی کی ہے۔ کہ کچھ کسر باقی نہیں چھوڑی پر نہیں چھوڑی۔ کیونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں تو افضل الرسل۔ ہادی السبل۔ رحمت للعالمین۔ خاتم النبیین باعث کائنات۔ فخر موجودات ہیں۔ کتاب جو ان پر نازل ہوئی وہ خاتم الکتب ہے۔ اُمت آپ کی سب اُمتوں کی سردار ہے۔ اس اُمت کے علما انبیائے بنی اسرائیل کی مثل ہیں۔ باقی نبی تو اپنی اپنی قوم کے لئے آئے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہان کے سوائے کے لئے مبعوث ہوئے۔ غرض کہنے اور بیان کرنے کو تو سارے جہان کی فضیلتیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت میں جمع ہیں۔ مگر آخر کار جب موقعہ آیا تو ساری شیخیاں کرکری ہو گئیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام باوجود پیرانہ سالی اور عمر رسیدہ اور پیر فرتوت ہونے کے اتنی دور سے (آسمان) اُترنے کی تکلیف گوارا کریں گے۔ پھر نبوت اور رسالت کا جامہ اُتار پھینکیں گے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی بن کر امی قرآن اور حدیث پر عملدرآمد کریں گے۔ اور ہر وقت قسمیں کھا کھا کر لوگوں کو سمجھائیں گے اور بصد مشکل ان کے ذہن نشین کریں گے۔ کہ بھائیو! میں اب وہ پہلا عیسیٰ علیہ السلام رسول اور نبی نہیں رہا۔ اور نہ میرا اب انجیل مقدس اور عیسائی قوم سے کسی طرح کا کوئی تعلق اور علاقہ باقی ہے۔ میں تو آج کل اپنے اصلی عہدہ سے معزول ہو کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ کا اُمتی بن کر ان کی امت کو سنوارنے اور سدھارنے کے لئے آیا ہوں کیونکہ نہ تو اللہ تعالیٰ ہی میرے جیسا دوسرا آدمی پیدا کر سکتا تھا۔ اور نہ ہی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل۔ اولاد۔ اصحاب۔ امت میں کوئی ایسا لائق آدمی پیدا ہوا جو اس مہم کو پورا کرتا۔ اور اس عقدے کو حل کرتا اور ایسے بڑے کام کو سنبھال سکتا۔ مجبوراً مجھ کو اس قدر تکلیف اٹھانی پڑی اور اتنا لمبا عرصہ اور مدت دراز تک۔ کہ باقی نبی اور رسول اپنا اپنا کام کر کے داخل جنت بھی ہو گئے۔ میرا مردہ خراب ہو رہا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ میرے جیسا آدمی بنانے پر قادر ہوتا یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہی میں کچھ تاثیر ہوتی اور کوئی شخص ان کی اُمت میں سے اس اہم کام کے بیڑا اُٹھانے کے لائق ہوتا۔ تو کیوں آج میری مٹی خراب ہوتی۔ سو بقول ان لوگوں کے یہ شعر لکھا گیا ہے ؎ خدا ہر چیز پر قادر ہے لیکن ـ بنا سکتا نہیں عیسیٰ کا ثانی ـ شاید کسی سعید روح کو فائدہ پہنچ جاوے۔

گلاب الدین۔ احمدی رہتاسی

دعا مداد

برادر محمد عثمان صاحب جے پور سے اپنی بیمار والدہ کے واسطے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

مسلم اور غیر مسلم مین فرق

(تقریر شیخ فضل کریم صاحب تاجر شملہ)

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ

امابعد حضرات! میرے مضمون کا عنوان ہے۔ مسلم اور غیر مسلم مین مابہ الامتیاز۔ یعنی ایک ایسے معیار کا قائم کرنا۔ جس سے ایک اسلام کے پیرو کی دوسرے مذاہب کے ماننے والون سے تمیز ہو جاوے۔ پیشتر اس کے کہ مین اس معیار کو آپ کی خدمت مین عرض کرون۔ مین یہ مناسب خیال کرتا ہون۔ کہ مسلم اور غیر مسلم کی تعریف کی جاوے۔ پس واضح ہو کہ لغت عرب مین اسلام اس کو کہتے ہین کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جاوے یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپین یا یہ کہ صلح کے طالب ہون اور یا یہ کہ کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دین اور اصطلاحی معنے اسلام کے وہ ہین۔ جو اس آیت کریمہ مین اس کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی یہ کہ بلیٰ من اسلم وجہہ للہ وھو محسن۔ یعنے مسلمان وہ ہے جو اپنے تمام وجود کو خدا تعالیٰ کی راہ مین سونپ دیوے یعنے اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادون کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کامون پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جاوے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتین اس کی راہ مین لگا دیوے مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔ اعتقادی طور پر اس طرح سے کہ اپنے وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لیوے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی طاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے اور عملی طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیان جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر ایک خداداد توفیق سے وابستہ ہین بجا لاوے۔ مگر ایسے ذوق و شوق سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ مین اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے اور اس کی اعتقادی و عملی صفائی ایسی محبت ذاتی پر مبنی ہو اور ایسے طبعی جوش سے اعمال حسنہ اس سے صادر ہون۔ کہ اس کا وجود معہ اپنی تمام باطنی و ظاہری قوت کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کی راہ مین وقف ہو جاوے اور جو امانتین اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہین پھر اُسی معطی حقیقی کو واپس دی جاوین اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ مین بھی اپنے اسلام اور اس کی حقیقت کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جاوے اور وہ یہ بات ثابت کر دیوے۔ کہ اس کے ہاتھ پاؤن دل اور دماغ۔ اس کی عقل اور فہم۔ اس کا غضب اور رحم اس کا حلم اور علم۔ اس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتین۔ اس کی عزت اور مال اس کا آرام اور سرور اور جو کچھ اس کا سر کے بالون سے پیرون کے ناخنون تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے۔ یہان تک کہ اس کی نیات اور اس کی دل کے خطرات اور اس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہین کہ جیسے کسی شخص کے اعضاء اس کے تابع ہو جاتے ہین۔ غرض یہ ثابت ہو جاوے۔ کہ صدق قدم اس درجہ تک پہونچ گیا ہے۔ کہ جو کچھ اس کا ہے۔ وہ اس کا نہین۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا ہو گیا ہے اور تمام اعضاء اور قوے الٰہی خدمت مین کلی طور پر لگ گئے ہین اور ایک اور جگہ قرآن مجید مین خداوند کریم نے مسلمان کی تعریف کی ہے اور وہ یہ ہے کہ قد افلح المومنون الذین ہم فی صلاتہم خاشعون۔ والذین ہم عن اللغو معرضون والذین ہم للزکوٰۃ فاعلون والذین ہم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین۔ فمن ابتغی وراء ذالک فاولئک ہم العادون۔ والذین ہم لاماناتہم وعہدہم راعون والذین ہم علیٰ صلواتہم یحافظون۔ ترجمہ۔ ان مومنون نے فتح پائی۔ جو اپنی نمازون مین عجز و نیاز کرنے والے۔ لغو سے مُنہ پھیرنے والے۔ زکوٰۃ دینے والے۔ اپنی شرمگاہون کو اپنی بیویون اور لونڈیون کے سوائے اورون سے بچانے والے ہین۔ ایسون پر کوئی ملامت نہین۔ پر جو اس کے سوائے چاہتا ہے۔ ایسے ہی لوگ سرکش ہین جو اپنی امانتون اور عہد کی نگہداشت کرنے والے اور اپنی نمازون کی حفاظت کرنے والے ہین۔ غرض ان آیات سے اور اُوپر والے بیان سے معلوم ہوا کہ کوئی انسان کبھی اس شریف لقب اہل اسلام سے حقیقی طور پر ملقب نہین ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ اپنا سارا وجود معہ اس کی تمام قوتون اور خواہشون اور ارادون کے حوالہ بخدا نہ کر دے اور اپنی انانیت سے معہ اس کے جمیع لوازم کے ہاتھ اُٹھا کر اسی کے راہ مین نہ لگ جاوے۔ پس حقیقی طور پر اسی وقت کسی کو مسلمان کہا جائے گا۔ کہ جب اس کی غافلانہ زندگی پر ایک سخت انقلاب وارد ہو کر اس کے نفس امّارہ کا نقش ہستی معہ اس کے تمام جذبات کے یکدفعہ مٹ جائے اور پھر اس موت کے بعد محسن للہ ہونے کی نئی زندگی اس مین پیدا ہو جائے اور وہ ایسی پاک زندگی ہو جو اس مین بجز طاعت خالق اور ہمدردی مخلوق کے اور کچھ بھی نہو۔ خالق کی طاعت اس طرح سے کہ اس کی عزت و جلال اور یگانگت ظاہر کرنے کے لئے بے عزتی اور ذلت قبول کرنے کے لئے مستعد ہو اور اس کی وحدانیت کا نام زندہ کرنے کیلئے ہزارون موتون کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو اور اس کی فرمانبرداری مین ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کو بخوشی خاطر کاٹ سکے اور اس کے احکام کی عظمت کا پیار اور اس کی رضا جوئی کی پیاس گناہ سے ایسی نفرت دلا دے۔ کہ گویا وہ کھا جانیوالی ایک آگ ہے یا ہلاک کرنے والی ایک زہر ہے۔ یا بھسم کر دینے والی ایک بجلی ہے جس سے اپنی تمام قوتون کے ساتھ بھاگنا چاہیئے۔ غرض اس کی مرضی ماننے کیلئے اپنے نفس کی سب مرضیات چھوڑ دے اور اس کے پیوند کے لئے جانکاہ زخمون سے مجروح ہونا قبول کرے اور اس کے تعلق کا ثبوت دینے کے لئے سب نفسانی تعلقات چھوڑ دے اور خلق اللہ کی خدمت اس طرح سے کہ جس قدر خلقت کی حاجات ہین اور جس قدر مختلف وجوہ اور طرائق سے قسام ازل نے بعض کو بعض کا محتاج کر رکھا ہے ان تمام امور مین محض اللہ کے لئے اپنی حقیقی اور بے غرضانہ اور سچی ہمدردی سے جو اپنے وجود سے صادر ہو سکتی ہے ان کو نفع پہونچا دے اور ہر ایک مدد کے محتاج کو اپنی خداداد قوت سے مدد دے۔ اور ان کی دنیا و آخرت دونون کی اصلاح کے لئے زور لگا دے۔ غرض جو شخص صفات متذکرہ بالا سے متصف ہو وہ مسلمان کہلا سکتا ہے۔ کیونکہ اس نے اپنے تمام کام خدا تعالیٰ کے سپرد کر رکھے ہین اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی خدمت مین لگا رکھا ہے۔ اس کے بعد ایک گروہ ایسا ہے۔ جو اُوپر والی باتون سے انکار کرتا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی وحدانیت مین دوسرون کو شریک ٹھہراتا ہے۔ اپنے بتون اور دیوتاؤن سے ایسی ایسی مرادین مانگتا ہے جن کا عطا کرنا صرف خدا کے ہاتھ مین ہے [illegible]

مولوی صاحبان آنحضرت صلعم کی توہین تو نہ کرو

مس شیطان سے پاک کون ہے

۱۹۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء۔ کی صبح کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بمع خدام سیر کے واسطے تشریف لیگئے۔ فرمایا۔ میں نے ایک مولوی صاحب کی ایک تازہ تصنیف پڑھی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ اور اس کی ماں مریم کے سوائے مس شیطان سے دنیا میں کسی کی پیدائش پاک نہیں۔ صرف یہی دونفس مریم اور ابن مریم مس شیطان سے پاک ہیں اور بس۔ اس عبارت کو پڑھ کر مجھے بہت ہی افسوس ہوا۔ کہ ہمیں تو یہ لوگ کافر کہتے ہیں۔ اور اپنا یہ حال ہے۔ کہ تمام انبیاء اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جو پاکوں کے سردار ہیں۔ نعوذ باللہ مس شیطان سے محفوظ نہیں سمجھتے۔ گویا ان کے نزدیک نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش میں شیطان کا حصہ تھا۔ مگر حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں کی پیدائش میں شیطان کا حصہ نہ تھا۔ بار بار افسوس آتا ہے۔ کہ ان لوگوں کی حالت کہاں تک پہونچ گئی ہے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون

اسلامی غیرت کہاں گئی

فرمایا۔ یہ لوگ اپنے اس دعوے کی دلیل میں ایک حدیث پیش کرتے ہیں جو صحیح بخاری میں ہے۔ اور نہیں سوچتے۔ کہ سب سے مقدم تو قرآن شریف ہے۔ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے شیطان کو کہا کہ اِنَّ عبادی لیس لک علیہم سلطان۔ میرے بندوں پر تجھے کوئی غلبہ نہیں۔ کیا آنحضرت صلعم ان کے نزدیک عباد میں شامل نہ تھے۔ اول تو جو حدیث قرآن شریف کے مخالف ہو وہ حدیث ہی نہیں۔ خواہ بخاری میں ہو اور خواہ مسلم میں ہو۔ دوسرا جس حدیث سے حضرت نبی کریم محمد مصطفےٰ حبیب خدا محبوب الٰہی کی تمام نبیوں کے سردار کی اس قدر ہتک اور توہین لازم آتی ہو۔ کیونکر ایک مسلمان کی غیرت مان سکتی ہے کہ اسے صحیح حدیث تسلیم کرلے ان لوگوں میں کچھ شرم اور حیا باقی نہیں رہی۔ جو آنحضرتؐ پر ایسا ناجائز حملے کرتے ہیں۔

حدیث کے صحیح معنے کیا ہیں

فرمایا۔ اگر ان لوگوں میں آنحضرتؐ کی کچھ محبت ہوتی۔ تو یہ لوگ اس حدیث کے یہ معنے نہ کرتے۔ ہر ایک کلام کیواسطے ایک شان نزول ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ مریم کیواسطے ضرورتاً اس قسم کے لفظ بولے گئے ہیں کہ مریم صدیقہ تھی اور حضرت عیسیٰ کا روح خدا کی طرف سے تھا۔ ایسا ہی حدیث میں ضرورتاً یہ کلمات بولے گئے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش مس شیطان سے پاک تھی اور یہ ضرورت اس طرح سے واقعہ ہوئی تھی۔ کہ یہودی لوگ کہا کرتے تھے بلکہ اب تک کہتے ہیں کہ حضرت مریم نعوذ باللہ زانیہ تھیں اور یسوع کی پیدائش ناجائز تھی اور مس شیطان سے تھی۔ اس الزام کے جواب میں خدا تعالےٰ نے اپنے پاک کلام میں اور نبی کریم صلعم نے حدیث شریف میں یہ بات فرمائی۔ کہ یہ الزام جھوٹے ہیں۔ بلکہ مریم صدیقہ تھی اور حضرت عیسیٰ کی پیدائش مس شیطان سے پاک تھی۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی والدہ ماجدہ کے متعلق کبھی کسی کافر کو ایسا وہم و گمان بھی نہ ہوا تھا بلکہ سب کے نزدیک آپ اپنی ولادت کی رُو سے طیب اور طاہر تھے اور آپ کی والدہ عفیفہ اور پاک دامن تھی اس لئے آپ کی نسبت یا آپ کی والدہ ماجدہ کی نسبت ایسے الفاظ بیان کرنے ضروری نہ تھے۔ کہ وہ مس شیطان سے پاک ہے۔ مگر حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ ماجدہ کی نسبت یہودیوں کے بہتان کی وجہ سے ایسے بری کرنیوالے الفاظ کی ضرورت پڑی۔ یہی حال دیگر انبیاء علیہم السلام کا ہے۔ ان کے متعلق بھی نہ کبھی ایسا اعتراض ہوا اور نہ اس کے دفعیہ کی ضرورت کبھی محسوس ہوئی۔ افسوس ہے۔ کہ ان علماء کو یہ خبر ہی نہیں کہ یہ بات کیوں قرآن و حدیث میں ذکر کی گئی ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ ایسی باتیں کسی بہتان کے دفع کرنے کے لئے آتی ہیں۔ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ کہ مریم صدیقہ پر ایک بڑا بہتان باندھا گیا تھا۔ اسی واسطے خدا تعالیٰ نے اس کا نام صدیقہ رکھدیا۔ افسوس ہے تو ان لوگوں کے اکابر سمجھتے ہیں اور نہ ان کا اقتداء کرنے والوں کو کچھ خیال آتا ہے کہ ایسے عقیدہ سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر داغ لگایا جاتا ہے اگر قرآن شریف میں خدا کے بندوں کا مس شیطان سے پاک ہونے کا ذکر بھی نہ ہوتا۔ تب بھی رسول کریم صلعم کی محبت اور عظمت اور آپ پر ایمان کا یہ تقاضا ہونا چاہیئے تھا کہ ایسا ناپاک عقیدہ آپ کے متعلق نہ رکھا جاتا۔

خدا کا ارادہ انبیاء کے متعلق

حضرت مریم کے متعلق یہ دعا تھی کہ اعیذھا بک و ذریتھا من الشیطن الرجیم۔ مگر یہ دعا بھی اسی اعتراض کے رفع کرنے کیواسطے ذکر کی گئی ہے۔ ورنہ خدا کے انبیاء اور اولیاء کے متعلق تو پہلے سے اللہ تعالیٰ کا خاص ارادہ یہ ہوتا ہے کہ انکو مقدس رسول بنایا جاویگا وہی ارادہ الٰہی ابتداء سے ان کی پیدائش اور تمام امور کو مقدس رکھتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام تو مادر زاد پاک ہوتے ہیں اور شیطان سے دور رکھے جاتے ہیں۔ دنیا میں پیدائش دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک رحمانی اور دوسری شیطانی۔ خدا تعالےٰ کے تمام نیک بندوں کی پیدائش رحمانی ہوتی ہے۔ شیطان کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ اور انہیں کے متعلق کہا جاتا کہ روح منہ ان کا رُوح خدا کی طرف سے ہوتا ہے اس میں حضرت عیسےٰ کی کوئی خصوصیت نہیں ہے خدا تعالےٰ کے تمام نیک بندوں کی رُوح خدا کی طرف سے آتی ہے۔

زمخشری میں اسلامی غیرت تھی

فرمایا۔ زمخشری نے بخاری کے حاشیہ میں اس حدیث کے یہی معنے کئے ہیں جو ہم کرتے ہیں۔ یہ علماء زمخشری کو اچھا نہیں سمجھتے۔ مگر ہمارے خیال میں وہ ان علماء سے بہتر اور افضل تھا۔ گو معتزلی تھا مگر اس کے ایمان نے گوارا نہ کیا کہ آنحضرت صلعم کی عظمت پر داغ لگاوے بلکہ اس کے دل میں اسلامی غیرت اور محبت نے جوش مارا۔ اصل میں ان لوگوں میں تزکیہ نفس نہیں ہے۔ جب انسان تزکیہ نفس اختیار کرتا ہے۔ تو قرآن شریف کے معانی اور معارف اس پر کھولے جاتے ہیں۔

ضرورت مجدد

فرمایا۔ ان علماء نے اپنے عقائد کے ساتھ عیسائیوں کی بہت امداد کی ہے۔ حضرت عیسیٰ کو خصوصیت کے ساتھ ایسے صفات دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دوسرے انسانوں میں یہ باتیں نہیں پائی جاتیں۔ عیسائیوں کو اس سے مدد مل جاتی ہے کہ جب تم خود کہتے ہو۔ کہ یہ صفات کسی انسان میں نہیں پائے جاتے تو ضرور ہے کہ وہ خدا ہو جسمیں خاص بلا شرکت غیر ایسے صفات پائے جاتے ہیں اس وقت اسلام پر دو بڑے فتنے ہیں ایک تو بیرونی فتنہ ہے کہ کئی لاکھ آدمی مرتد ہو کر عیسائی ہو چکا ہے اور باقی بہت سے نیم مرتد ہو رہے ہیں ارتداد کے دروازے ہر طرف سے کھلے ہیں دوسرا بیرونی فتنہ ہے۔ کہ مسلمان لوگ اپنے عقائد کے ساتھ اس ارتداد میں امداد کرتے ہیں کیا ایسے فتنہ عظیمہ کیوقت کسی مجدد کے آنے کی ضرورت نہیں ہے؟ قاعدہ ہے کہ جس قسم کی اصلاح کیواسطے کوئی شخص دنیا میں آتا ہے اس کے مطابق اس کا نام بھی رکھا جاتا ہے چونکہ اس زمانہ میں بڑا فتنہ عیسویت کا تھا اس واسطے اس کی اصلاح کیواسطے جو مجدد بھیجا گیا۔ اس کا۔۔

کشش ثقل

(رقم زدہ اکبر شاہ خان احمدی نجیب آبادی ثم قادیانی)

بظاہر کشش ثقل یا کشش اتصال یا قوت جاذبہ کا تعلق ہے۔ اجسام اور اجزائے اجسام (ذرات) سے صوفیہ کرام اور حکمائے اشراقین کو چھوڑ کر اگر قدیم زمانہ کے متکلمین اور حکمائے مشائین کے فلسفہ کے موافق اجسام کے متعلق کماحقہ آگاہی حاصل کرنا چاہیں۔ تو اول ہم کو ہیولی اور صورت جسمیہ کی تحقیق پھر ہیولائے اولی۔ ہیولائے کل (ہیولائے مطلق) ہیولائے طبیعت۔ ہیولائے صناعت وغیرہ۔ پھر جوہر بسیط۔ جوہر مرکب۔ پھر کمیت پھر کیفیت پھر جسم مطلق کے گورکھ دھندوں کو سلجھانا پڑتا ہے۔ پھر اس کے بعد اجزائے لایتجزیٰ یعنی ذرات دیمقراطیسی یا دقائق یا ہبا یا ہبا الشمس کا مرحلہ آتا ہے۔ یہ بھی اگرچہ ہیں تو بہت صاف اور آسان باتیں مگر اس موقع پر مصنف ستیارتھ پرکاش جیسے سادہ لوح اشخاص ہی نے دھوکہ نہیں کھایا۔ بلکہ عبد الکریم شہرستانی سے بھی سوامی دیانند جی کی طرح فاحش غلطی تو نہیں مگر ایک ٹھوکر ضرور کھائی ہے۔ اس مرحلہ کے طے کرنے میں حلول۔ حیز قار۔ وغیرہ چند اصطلاحوں سے بھی اول ضرور واقفیت حاصل کرنی پڑے گی۔ کوئی کہتا ہے جسم غیر مرکب ہے۔ کوئی کہتا ہے یوں نہیں بلکہ یوں کہو کہ جسم انقسام غیر متناہی کا قابل ہے۔ کوئی کہتا ہے یوں بھی نہیں بلکہ یوں کہو جسم فی ذاتہٖ متصل ہے وغیرہ وغیرہ پھر مکان۔ جہت محیط۔ محاط۔ مطلق۔ مقید۔ بُعد۔ قدر و نہایت۔ ابعاد حیز طبعی وغیرہ کے دقیق مسائل طے کرنے پڑیں گے۔ پھر حرکت۔ محرک۔ متحرک۔ مزاحم۔ قاسر وغیرہ کی نوبت آئیگی مذکورہ بالا ترتیب کے ساتھ تمام مراتب کو طے کرنے اور اعلیٰ درجہ کی تفصیلی واقفیت حاصل کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچنا نصیب ہوگا۔ کہ ہر جسم کے لئے ایک طبعی حیز ہے اور کسی قاسر کے سبب سے جسم اس طبعی حیز سے جدا رہ سکتا ہے۔ جب قاسر نہ رہیگا۔ تو جسم بالطبع حیز کی طرف متحرک ہوگا۔ اور یہی گویا کشش کی ٹوٹی پھوٹی تعریف ہوگی۔ پھر بھی ان تمام خدشات کے مرفع کرنے کے لئے جو اس میں پیدا ہوسکتے ہیں اور آگے بہت سے مراحل طے کرنے ہوں گے۔ غرض کہ بہت بڑی ورد سری اور دماغ سوزی اور بہت زیادہ وقت صرف کرنے کے بعد متقدمین کا فلسفہ مذکورہ بالا مسئلہ کے متعلق ہماری کسی قدر تسکین کرسکتا ہے۔ میرا مدعا یہ نہیں ہے۔ کہ میں فلسفہ قدیم کی تحقیر کروں بلکہ اصل منشاء یہ ہے کہ فلسفہ قدیم (جو ایک عظیم الشان چیز ہے) کے بطرز پر مذکورہ بالا ہیڈنگ کے تحت میں کچھ لکھنا آسان ہی نہیں ہے اور دلچسپی بھی اس میں کم ہوگی۔ اگرچہ دونوں طریقے ہم کو ایک ہی نتیجہ پر پہونچانے والے معلوم ہوتے ہیں۔ مگر فلسفۂ جدید کا بیان اس کے متعلق نہائت صاف اور جلد سمجھ میں آجانیوالا ہے۔ مذکورہ بالا عبارت میں فلسفہ جدید کی نسبت چند ترجیحی الفاظ اس وجہ سے اور بھی لکھے گئے ہیں۔ کہ فلسفہ قدیم نے کشش ثقل کے اسباب اور کنہ کے معلوم کرنے کی بہت کوشش کی ہے جو کسی قدر ناکام کوشش ہے۔ فلسفہ قدیم اس خاص مسئلہ میں ذات باری تعالےٰ اور اس کی مرضی اور مشیت و قدرت کا صاف صاف اقرار کرتا ہوا جھجکتا ہے لیکن فلسفہ جدید یا فلسفہ مغربی (چاہے اس کے بانی دہریہ خیالات والے ہی کیوں نہ ہوں) کشش ثقل کے مسائل میں نہایت خندہ پیشانی اور خوشی سے بلا چون و چرا مشیت خداوندی کا اقرار کرنے کے لئے مستعد پایا جاتا ہے۔ متقدمین نے کشش ثقل کے اسباب معلوم کرنے میں زیادہ کوششیں صرف کی ہیں اور متاخرین نے کشش ثقل کے نتائج سے زیادہ تر فوائد حاصل کئے ہیں۔ اس خاص مسئلہ میں فلسفہ قدیم کے طرز پر کلام کرنے میں کسی بہتر نتیجہ پر پہونچنے کی امید کم اور کسی گستاخی اور راہ سے چلے جانے کا اندیشہ زیادہ ہے اور متاخرین کی طرز پر کلام کرنا گویا الم نجعل الارض کفاتاً کی تفسیر بیان کرنا ہے۔ پس جو لوگ خدا تعالیٰ اور اس کی ذات و صفات کے قائل ہیں (اور صرف یہی میرے مخاطب ہو سکتے ہیں) وہ اول اس بات کو مان لیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے دقائق یا ذرات اور کل اجسام میں ایسی قوت رکھی ہے کہ اگر کوئی مانع نہ ہو تو سب آپس میں ملے جلے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کی طرف کھچے جاتے ہیں اسی کو کشش اتصال کہتے ہیں۔ کشش ثقل کے متعلق فلسفیانہ تحقیق کا نہائت مختصر خلاصہ یہ ہے۔ کہ جب خدا تعالیٰ کے حکم کن سے مادہ عالم یا جسم مطلق کو وجود عطا ہوا تو ذرات مادہ کو جو فضا میں پریشان تھے منجملہ دیگر خواص کے کشش اتصال بھی فیاض قدرت سے عطا ہوئی۔ کشش اتصال کے باعث ایک ذرہ دوسرے ذرہ سے جا ملا۔ جب دو مل گئے۔ تو مثل مشہور ہے "ایک کی وارد دو"[1] ان دونوں کی متفقہ کشش نے قریب کے تیسرے ذرہ کو کھینچکر ملالیا۔ چونکہ تین کی طاقت دو سے زیادہ ہوتی ہے اس لئے ان تین نے تو اپنے قریب کے ان دو ذروں کو بھی کھینچ لیا جو پہلے ہی آپس میں مل چکے تھے اسی طرح ذروں کی تعداد اور ساتھ ہی کشش بڑھتی اور دور دور تک ہاتھ صاف کرتی گئی۔ رفتہ رفتہ ذرات کا ایک بڑا سا گولا بن گیا اسی طرح فضا کے مختلف مقامات میں کشش اتصال سے یہی عمل ہوا اور جا بجا لاتعداد منتشر ذرات کے (جو دھوئیں کی طرح پھیلے ہوئے ہوں گے) سمٹ سمٹ کر بہت سے بڑے بڑے گولے بن گئے اب ان گولوں میں بھی کھینچا تانی شروع ہوئی جو بڑا تھا اس نے چھوٹے کو اپنی طرف کھینچ لیا اور اس طرح ان کی تعداد کم اور اجسام بڑھنے شروع ہوئے۔ یہ بات بالکل بدیہی ہے کہ جس قدر بُعد ہوتا جائے۔ اسی قدر کشش کا اثر بھی کم ہونا چاہیئے۔ اس سے یہ بھی ہوا کہ قریب کے کسی بڑے گولے نے کسی چھوٹے گولے کو اپنی طرف کھینچ لیا اور دور کے بہت بڑے گولے کی طرف نہ جانے دیا۔ غرض کہ فضا میں بہت بڑے بڑے گولے بن گئے۔ مثلاً عطارد۔ زہرہ۔ زمین۔ مریخ۔ پالس۔ جونو۔ دشا۔ مشتری۔ زحل۔ ہرشل (یورینس) نیپچون وغیرہ۔ بعض بہت ہی بڑے بڑے ہوگئے۔ مثلاً آفتاب سرئیس۔ الکول۔ ویگا۔ وغیرہ۔ اب یہ صورت واقع ہوئی۔ کہ ان عظیم الشان گولوں میں بھی زور آزمائی شروع ہوگئی۔ مثلاً نیپچون کو آفتاب نے اپنی طرف کھینچا اور کلب الجبار (سرئیس) نے اپنی طرف آفتاب چونکہ کلب الجبار سے بہت چھوٹا ہے اس لئے آفتاب کی کشش سرئیس یعنی کلب الجبار کی کشش سے بہت ہی کم ہے۔ مگر چونکہ نیپچون آفتاب سے بہت ہی قریب تھا اس لئے آفتاب کی کشش سرئیس کی کشش پر غالب آگئی اور آفتاب نے نیپچون کو سرئیس کی طرف جانے سے روک لیا اور دونوں کی کشش سے ایک خاص مقام پر نیپچون رہ گیا۔ اسی طرح زمین کو مشتری نے اپنی طرف کھینچا اور آفتاب نے اپنی طرف لہذا ایک ایسے مقام پر زمین کو رہ جانا پڑا جہاں کششوں کا اثر برابر تھا۔ اسی طرح چاروں طرف سے ہر ایک گولے کو ایک دوسرے نے کھینچنا شروع کیا۔ بقول شخصے کسی کا

---

[1] اس موقع پر ایک فرضی تمثیل کے طور پر عبارت لکھی گئی الفاظ کے تمام پہلوؤں سے اس موقع پر واقفیت نہیں تلاش کرنی چاہیئے۔

مول بھاری اور کسی کا قول بھاری ۔ کسی گولے کی جسامت بڑی تھی ۔ مگر کسی کو قرب زیادہ حاصل تھا ۔ غرض تمام فضا میں کشش کی طنابیں کھچ گئیں اور جہاں جس کو رہنا چاہیئے تھا آکر رک گیا ۔ اس ہل چل میں کششوں کا اوسط پورا کرنے کے لئے چونکہ ان گولوں کو کسی قدر حرکت بھی کرنی پڑی اس لئے ایک کی حرکت نے دوسرے کو بھی متحرک کیا اور پھر سب میں یہی سلسلہ پیدا ہو کر گردشیں پیدا ہو گئیں ۔ ہم ایک رسی میں کوئی پتھر یا لوہے کا ٹکڑا باندھ کر رسی کا دوسرا سرا اپنے ہاتھ میں لے کر جب اپنے گرد اس کو گردش دیتے ہیں تو وہ پتھر یا لوہے کا ٹکڑا دائرہ میں گردش کرتا ہے اور ہم اس دائرہ کا مرکز ہوتے ہیں ۔ اسی طرح جن جن گولوں یا سیاروں کو آفتاب نے کشش کی رسی سے اپنی طرف کھینچا تھا وہ سب آفتاب کے گرد اپنے اپنے دائرہ یا مبلغ دور یا فلک میں گردش کرنے لگے ۔ اسی کی طرف خدا تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے ۔

کل فی فلک یسبحون ۔ سیاروں اور اقماروں وغیرہ کی گردش کرنے اور ان کے جسموں کے گول ہونے کی وجوہات کا بیان ایک جدا گانہ مفصل مضمون کا محتاج ہے اگر خدا تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی تو علم ہیئت کے متعلق انشاء اللہ تعالےٰ علیحدہ علیحدہ کئی دلچسپ مضامین لکھنے کا ارادہ ہے اس وقت چونکہ صرف کشش ہی کے متعلق کچھ لکھنا مقصود تھا اس لئے بہت سی باتوں کی ضروری تفصیل بھی نظر انداز کر دی گئی ہے ۔ تاہم اس موقعہ پر اس قدر اور اشارہ کر دینا ضروری ہے ۔ کہ کشش چونکہ آفتاب میں بھی ہے اور زمین میں بھی ہے ۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ۔ کہ ذرات کے گولے جوں جوں بڑھتے گئے ان کی کشش بھی بڑھتی گئی یعنی تمام ذرات اور اجسام کے لئے کشش کا ہونا لازمی صفت ہے ۔ پس جس طرح آفتاب زمین کو اپنی طرف کھینچتا ہے اسی طرح زمین آفتاب کو اپنی طرف کھینچتی ہے ۔ مگر چونکہ آفتاب کی جسامت کو زمین کی جسامت کے ساتھ وہ نسبت ہے جو ایک مٹکے کو ایک مٹر کے دانے کے ساتھ ہوتی ہے اس لئے بیچاری زمین کو آفتاب کے گرد طواف کرنا پڑا ورنہ اگر زمین آفتاب سے بڑی ہوتی ۔ تو پھر حضرت آفتاب کو بھی زمین کے گرد گشت و گرداوری کرنی پڑتی ۔ ہاں جن اجسام پر زمین کی کشش بوجہ قرب کے غالب ہے ، وہاں زمین نے بھی ان اجسام سے خدمت لینے میں کمی نہیں کی ۔ دیکھو چاند چونکہ زمین سے بہت قریب ہے اور چھوٹا ہے ۔ اس لئے چاند کو ہماری زمین کا طواف کرنا پڑا ۔ مذکورہ بالا عبارت سے بخوبی یہ بات سمجھ

میں آسکتی ہے ۔ کہ ذرات کی کشش اتصال نے کیسی کیسی عظیم الشان طاقتیں پیدا کر دی ہیں ۔ اب اس بات کو سمجھنا چاہیئے ۔ کہ اگر ہم کوئی چیز اوپر کو پھینکتے ہیں ۔ تو ہمارے ہاتھ کی طاقت (جس نے زمین کی کشش کا مقابلہ کیا تھا) جب ختم ہو جاتی ہے اور زمین کی کشش اس پر غالب آ جاتی ہے تو اس کو زمین اپنی طرف کھینچ لیتی ہے ۔ یعنی وہ چیز زمین پر گر پڑتی ہے ۔ اگر کوئی مانع نہ ہو تو ہر جسم کو زمین اپنی طرف کھینچنا چاہتی ہے ۔ اسی کا نام وزن ہے اور اسی کو کشش ثقل کہتے ہیں اور یہی الم نجعل الارض کفاتاً کے معنے ہیں ۔ جس طرح ہمارے ہاتھ کی طاقت کسی چیز کے اوپر پھینکنے میں زمین کی کشش کے لئے ایک مانع ہے ۔ اسی طرح حرارت جو ذرات اجسام کو پھیلاتی ہے کشش اتصال کے لئے ایک مانع ہے ۔ قوت نشو و نمائی جو حرارت وغیرہ سے مل کر پیدا ہوتی ہے یہ بھی کشش زمین کے لئے ایک مانع ہے ۔ جو درختوں کو اگاتی اور زمین سے درخت کی چوٹی تک پھلوں پھولوں اور پتوں وغیرہ کے ذرات کو لے جاتی ہے لیکن جس طرح ہمارے ہاتھ کی طاقت جب ختم ہو جاتی ہے ۔ تو زمین کی کشش اپنا کام کرتی ہے ۔ اسی طرح جب کسی درخت کے پھل یا پتے میں وہ مانع قوت نہیں رہتی ۔ تو پھر زمین کی کشش درگذر نہیں کرتی ۔ فوراً وہ پھل یا پتہ زمین پر گر پڑتا ہے ۔ یعنے زمین اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اسی عمل یعنی ایک سیب کو درخت سے زمین پر گرتے ہوئے دیکھ کر اسحق نیوٹن کے دل میں کشش زمین کا خیال پیدا ہوا تھا ۔ اگرچہ سر اُزک نیوٹن نے کسی کو سن کر یا سیکھ کر کشش زمین کا حال نہیں معلوم کیا (اور اسی وجہ سے وہ کشش زمین کی تحقیق کا موجد مانا جاتا ہے) لیکن اس سے بہت پہلے کشش زمین کا مسئلہ خلفائے عباسیہ کے زمانہ میں مسلمان محققین کا تحقیق شدہ تھا ۔ مضمون ہذا میں کشش ثقل کے متعلق انتہا سے زیادہ اختصار کو ملحوظ رکھا گیا ہے ۔ اگر اس اجمال کی معمولی تفصیل بیان کی جائے ۔ تو ایک مستقل کتاب (جو کئی ابواب پر مشتمل ہو) تیار ہو سکتی ہے ۔ میں نے ایک مضمون

مولوی اشرف علی تھانوی اور محال عقلی کے ہیڈنگ سے الحکم میں بہت دن ہوئے ۔ کہ شائع کرایا تھا ۔ اس کی تردید میں کسی پردہ نشین آئی ۔ ف ۔ صدیقی لاہور کے کسی غیر مشہور اخبار میں تقریباً ایک سال ہوا کہ ایک مضمون چھپوایا اور مجھ کو سب سے پہلے اب تقریباً ایک ہفتہ ہوا کہ اخی المکرم حضرت اکمل کے ایک مراسلہ سے اس کا حال معلوم ہوا ۔ جی چاہتا تھا کہ اس موقع پر سادہ لوح معترض کی نادانی کا اچھی طرح اظہار کر دوں اور اس کے مبلغ علم کے تمام بخیئے ادھیڑ ڈالوں مگر ایسے بزدل کو مخاطب بناتے ہوئے اور اس کی باتوں کا جواب دیتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے ۔ جو خود ہی تاریک کوٹھڑی میں چھپ چھپ کر بیٹھتا اور وہاں سے ہوائی تیر چلاتا ہے ۔

ہاں ! تو بات یہ ہے ۔ کہ زمین پر کے تمام اجسام بھی آپس میں کشش رکھتے ہیں جس کو کشش اتصال کہتے ہیں اور اس کا بہت سے مشاہدات اور تجربات سے ثبوت ہوتا ہے جو کشش اتصال جب بڑے پیمانہ میں زمین میں دیکھی جاتی ہے ۔ تو اس کا نام کشش زمین یا کشش ثقل رکھ لیا جاتا ہے ۔

الراقم

اکبر نجیب آبادی

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰بار	چھ ماہ ۲۴بار	سہ ماہ ۱۲بار	دو ماہ ۸بار	کیماہ ۴بار	کیبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۱۱	۵	۳	۲	۱	۲

۱ ۔ یہ اجرت بہرحالت میں پیشگی آنی چاہیئے ۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے ۔ اس واسطے اس میں زیادہ رعائت اس سے نہ ہوگی ۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے ۔

۲ ۔ مینیجر کا اختیار ہے ۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے ۔

۳ ۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان امور کو بغور ملاحظہ فرما لیا کرے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسیح موعودؑ کی صداقت مخلص بندہ کو معلوم ہوتی ہے

مصدر اشفاق مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج مجھے اپنی حالت ایسے وقت میں یاد آئی جبکہ نادان لوگوں نے بہت سوال کئے۔ کہ مسیح قادیانی کی بیعت سے کوئی بیمار شفایاب ہوا۔ مجھے قسم ہے اسی ذاتِ پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر میں اپنی طرف سے ایک ذرہ بھی کہونگا۔ تو بقول مسیح علیہ السلام یہی دُعا مانگتا ہوں۔ ؎

پارہ پارہ کن من بدکار را ٭ شاد کن این زمرۂ اغیار را کا مصداق ہو جاؤں

۱۹۰۸ء جبکہ مجھے بخار نے تین ماہ تک سخت لاچار کیا۔ میرا علاج اس وقت حکیم چراغدین صاحب واملم الدین مرحوم جموں والے کر رہے تھے۔ اونھوں نے مجھے تپ دق قرار دیا سنتے ہی میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ ساتھ ہی درد سینہ کا سخت زور رہا۔ جس سے مجھے مسلول ہوجانے کا بھی فکر پڑا۔ میں ایک دن سخت اضطراب کی حالت میں ہوکر اپنے معمول پڑھکے وقت وضو کرکے دروازے بند کرکے نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ نماز ادا کی اپنی جان سے ناامید ہوکے مغفرت کی دعا مانگی۔ اور اسم اعظم فرمودہ مسیح موعود علیہ السلام سینکڑوں دفعہ پڑھا اور اس قدر رویا کہ بے تاب ہوگیا۔ اس وقت مولانا وسیدنا مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل جو میرے خاص مہربان اور دلی محب ہیں۔ عیادت کے واسطے حسب معمول آئے دروازہ کھنکھٹایا۔ میں خاموش ہوگیا۔ پھر آواز دی۔ آخر بہت زور سے پکارا۔ میں نے دروازہ کھولتے ہی زار زار چلانا شروع کیا۔ آپنے بہترا حوصلہ دیا۔ میں سخت بیقرار ہوگیا مگر دل میں فکر اپنے معصیت کی تھی۔ خیر تھوڑی دیر کے بعد مولوی صاحب تشریف لے گئے میں اُسی مصلے پر سو گیا۔ اس وقت مجھے خواب آئی۔ کہ میرے ماموں جی میرے پاس چارپائی پر بیٹھے ہوئے ہیں اور دو تین آدمی بھی موجود ہیں اور میں اپنی تکلیفیں بیان کر رہا ہوں۔ اتنے میں کسی نے آکر خبر دی۔ کہ ایک بزرگ تیری خبرگیری کے واسطے تشریف لائے ہیں۔ سنتے ہی میرا دل بشاش ہوگیا۔ اتنے میں وہ بزرگ آکر میرے سرہانے بیٹھ گئے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ حضرت اسم شریف ہے؟ آپنے فرمایا۔ کہ حضرت میرزا سلطان سکندر صاحب۔ میں نے کہا کہ آپ کہاں تشریف رکھتے ہیں۔ فرمایا۔ قادیان عرب میں۔ ان کا یہ فرمانا تھا۔ کہ میرا زار زار رونا۔ پھر عرض کی کہ آپکے ہوتے میرا یہ حال ہو۔ آپنے میری پشت پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا۔ تمہاری دوائی بالکل سہل ہے۔ میں نے کہا کہ اس کا کیا نام ہے۔ فرمایا۔ کہ وہ ڈھونڈنے والے کو بازار سے بالکل سستی ملتی ہے۔ وہ ایک چھوٹی سی (گنڈی) ہے۔ جس کا نام ہے خیر الزاد التقویٰ وہ گھس کر دو چار دفعہ پی لیا کرو۔ بالکل آرام ہو جائے گا اور اگر ایسا نہ کروگے تو اس مہلک مرض سے ہلاک ہو جاؤگے۔ یہ کہہ کر آپ رخصت ہو گئے اور میں بیدار ہو گیا!!!

رات کے بارہ ۱۲ بجے پھر بھی دکھائی دیا۔ پھر چار ۴ بجے بھی دکھائی دیا اور ساتھ ہی فرمایا۔ کہ اس کو جلدی گھس کر پیو۔ تاکہ آج ہی آرام ہو جاوے۔ میں فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ وضو کرکے تہجد کی نماز ادا کرکے دعا مانگی اور دل میں ٹھان لیا کہ تقویٰ سے بڑھکر اور کوئی دوائی نہیں ہے قسم ہے خدائے عزّ و جل کی۔ اسی روز سے مرض گھٹتا گیا۔ یہاں تک کہ ایک ہفتہ میں وہ بیماری بالکل رفع ہوگئی ہو۔

پھر تھوڑا عرصہ گذرا ہے۔ کہ میرے ماموں جی میر حامد شاہ جو مسیح کے مخالف ہیں ہیضہ اور بخار سے سخت بیمار ہوگئے۔ یہاں تک کہ جینے کی امید نہ رہی۔ جس رات کو سخت مایوسی ہوگئی تھی۔ مجھے بھی دعا کے واسطے کہا گیا۔ میں نے کہا اللہ بہتر جانتا ہے۔ رات کو مجھے دکھائی دیا ہے۔ کہ ایک عمدہ زرین مکان میں ایک بزرگ ہیں۔ کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ سے تشریف لائے ہیں۔ میں نے کہا کہ ان کا اسم شریف کیا ہے۔ لوگوں نے کہا تمہارے مرشد ہیں اور عالم کے سردار ہیں۔ میں نے کہا کہ آخر نام بھی کچھ ہوگا۔ کہا گیا ان کا نام میرزا رسول اللہ سلطان اعظم بیگ ہے۔ میں نے درود پڑھنا شروع کر دیا اور آگے بڑھ کر سلام کیا۔ آپکے منہ سے علیکم السلام نکلا۔ میں نے بڑے ماموں جی میر احمد شاہ صاحب کو اشارہ کیا کہ عرض کرو۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ مجھے اس سے پیشتر سخت جھڑک ہوئی ہے۔ پھر میں نے سرکی سے آگے ہوکر عرض کی۔ آپنے سخت جوش میں آکر فرمایا۔ کہ اس کو کہدو۔ کہ چراغدین شیطان فرعون عیسائیوں کے باپ کو بلاوے اور اس سے دعا کرا دے۔ وہ اس کا باپ ہے۔ میں نے کہا کہ وہ تو جناب کی دُعا سے مرگیا ہے۔ مہربانی کرکے آپ ضرور اس کیواسطے ایک نسخہ عنایت فرما دیں۔ کیونکہ یہ میرا رشتہ دار ہے۔ اور مجھے آپ کی طرف نہائت مجبور کر رہا ہے۔ آپنے تھوڑی دیر خاموش ہوکر فرمایا کہ اچھا تمہارا آنا میرے لئے شرم کا موجب ہے۔ مگر آئندہ ایسی سفارش نہ کیجیو۔ پھر آپنے قلم دوات لیکر ایک کاغذ کی بندی جس کا طول کوئی دو گز ہوگا اور عرض کوئی ۹ انچ ہوگا۔ ایک نسخہ لکھ کر میرے حوالے کیا اور فرمایا۔ کہ آہستہ آہستہ شفا پائیگا۔ میں نے وہ نسخہ لے کر بڑے ماموں جی کو دکھایا۔ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ مختلف جگہ سے قرآن کریم کی آیات لکھی ہیں پڑھتے پڑھتے میں بیدار ہوگیا۔ اس وقت یہ خواب سنادی۔ اور تسلی دیدی۔ اس وقت سے بارہ روز تک میر حامد شاہ شفایاب ہوگیا یہ خواب میں نے اپنے استاد خلیفہ نور الدین صاحب کے بھی اسی وقت عرض کر دی تھی۔ جب میں نے دیکھا تھی۔ ان باتوں سے وہ شخص یقین نہیں کرے گا جس کے صفات ابوجہل سے ملتے جلتے ہوں گے۔ ہائے افسوس کہ دنیا اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتی اور حق کا راستہ اختیار نہیں کرتی۔ خدا ہم سب کو ہدایت دیوے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اُمت میں شامل کرکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سچا خادم بنا دے۔ آمین ثم آمین

نظم

الٰہی عشق مہدی میں میرا ثابت قدم نکلے ٭ تمنا ہے میرے دل کی کہ اس کوچہ میں دم نکلے
میرے اس جسم کا ہر ذرہ ہو قربان جبتو دم ٭ یہی اسلام کی خدمتیں عاجز سے رقم نکلے
ترے دارالامان کی اے مسیحا خاک سرمہ ہو ٭ کہ جس کو ڈالکر آنکھوں میں روشن چشم ہم نکلے
کبھی آتا نہ ہے عشق کا تیرے اگر ہم پر ٭ دہن سے فرقۂ دجال کے سب و شتم نکلے
بہشتی مقبرہ کو دیکھ کر آتا نظر ہے یہ ٭ کہ لاکھوں اس چمن میں تیرے ہیں باغ ارم نکلے
تونگر ہوگئے سارے جو تھے مفلس زمانہ کے ٭ نہ ہوں کیونکر تونگر جب ترا دست کرم نکلے
تو مہدی راہ رووں کا اور مسیحا ہو مریضوں کا ٭ صدائے آسمانی حق میں تیرے دمبدم نکلے
ترے دست مبارک پر شرف گرنہوں ملتان ٭ تو کیا ہوگا اگر انکار پر وہ یک قلم نکلے
یہ ہے مشہور چمگادڑ کی آنکھوں میں کراہت ہے ٭ چمکتا شرق سے خورشید کا جبکہ علم نکلے
زبان حال میں دہلی سے اک بابا پکارے تھے ٭ الٰہی ان دنوں ہم پر کوئی خیر الامم نکلے
جب آیا نائب احمد نبیؐ کے خاص وعدہ پر ٭ تو حق کے سامنے بابا ہی فرقوت وذم نکلے
مسیحا نے ہر اک کے علم اور تقویٰ کو جانچا ہے ٭ بڑے تھے پیٹ جن کے دیکھنے بھی خالی شکم نکلے
تری تصدیق کیونکر ہو اگر ہر اک موافق ہو ٭ بھلا احمد کی بیعت میں سبھی ثابت قدم نکلے
ترے دامن سے چمٹے اے مسیحا ہوگو مسعود ٭ اگر گردن کش آئے سر کو آخر کرکے خم نکلے

خاکسار مسعود از جموں
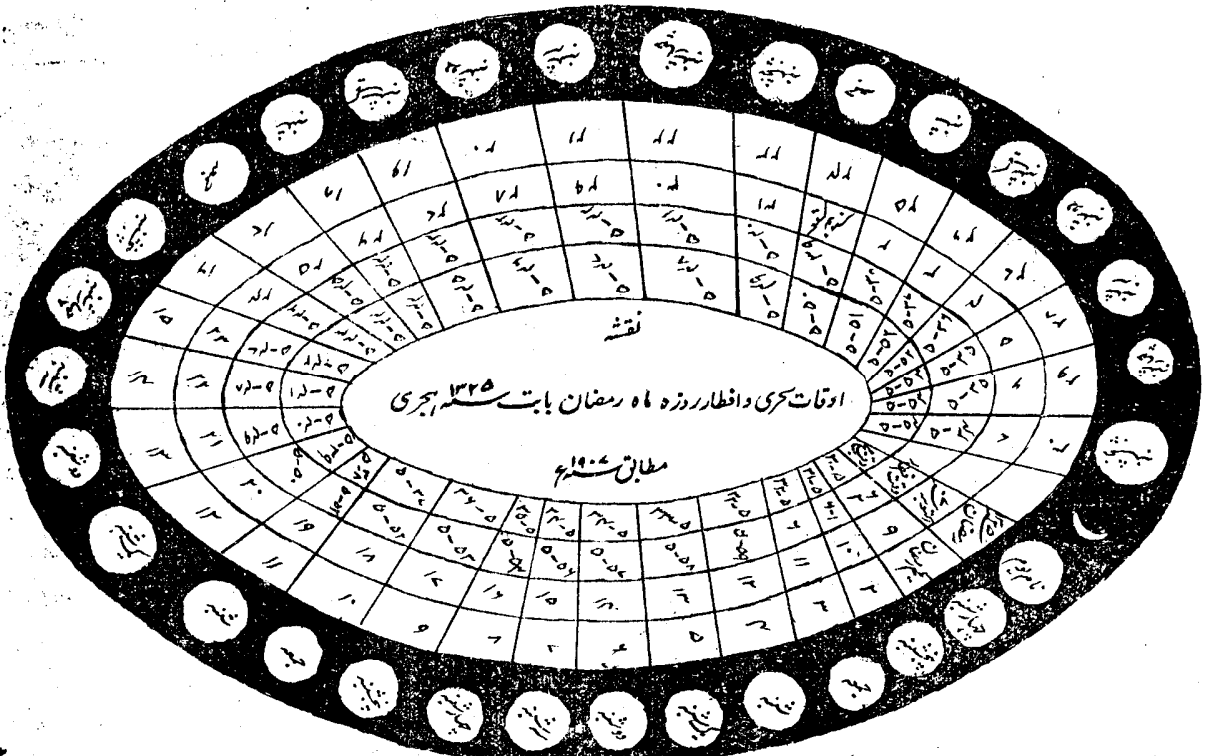
اس نقشہ کی طرز ایجاد میاں نور احمدؐ صاحب سہارنپوری کی ہے اور اس نقشہ سے لی گئی ہے۔ جو لکھنو کے ہفتہ وار تفریح میں چھپا ہے لیکن اوقات وہ ہیں جو قبل ازیں اخبار بدر میں چھپ چکے ہیں ۔ ایڈیٹر

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میاں عبداللہ صاحب ۔ تحصیل پہگواڑہ
میاں رحیم بخش صاحب خیاط ۔ گوجرات
میاں محمد دین صاحب ۔ گورالی ۔ گجرات
میاں عبدالعزیز صاحب ہلال پور ۔ شاہ پور
میاں ابراہیم صاحب معہ اہلیہ کامل پور
میاں محمد حسن صاحب کمال ڈیرہ کندرہ پارہ حیدرآباد
میاں شمس الدین صاحب ۔ مانڈلے برہما
میاں غلام نبی صاحب " " "
میاں کریم بخش صاحب " " "
میاں محمد علی صاحب شکار ماچھیاں ضلع گورداسپور
میاں برکت علی صاحب " " "
میاں رحیم بخش صاحب " " "
مولوی عزیز اللہ خان صاحب ۔ محرر پولیس ایبٹ آباد
مساۃ امام بی بی ۔ بلب گڈھ
میاں محمد یعقوب صاحب بلب گڑھ
میاں اسحق صاحب " "

رسید زر

۱۹ - ستمبر ۱۹۰۷ء عـــ۱۲۲۵ ۔ میر اکبر صاحب ـــــے
۱۹ " " عـــ۱۱۸۷ آلہی بخش صاحب ـــــے
۱۹ " " عـــ۱۴۰۲ خیرالدین صاحب ؏
۲۰ " " عـــ۱۱۳۱ عبدالقادر صاحب ـــــے
۲۰ " " عـــ۱۷۱ چودہری عنایت اللہ خان عہ
۲۰ " " عـــ۱ ۔ پیر برکت علی صاحب ۱۲
۲۱ " " عـــ۱۸۰۵ ۔ وزیر علی صاحب عہ
۲۱ " " عـــ۱۱۳۳ ۔ ارشاد علی صاحب ـــــے
۲۳ " " عـــ۱۸۰۸ ۔ شہامت علی صاحب ـــــے
۲۳ " " عـــ۱۴۸۷ ۔ مولوی عبدالرحمن صاحب ـــــے
۲۴ " " عـــ۷۳۵ ۔ منشی گلاب الدین صاحب ۳

۲۴ - ستمبر ۱۹۰۷ء ۔ عـــ۸۸۷ غلام محمد صاحب عہ
۲۴ " " عـــ۸۶۵ ۔ محمد تفضیل صاحب عہ
۲۴ " " عـــ۸۴۲ ۔ مولوی فضل آلہی صاحب ۱۵
۲۶ " " عـــ۱۹۱ ۔ نوردین صاحب ؏
۲۶ " " عـــ۱۸۰۹ ۔ برکت علی صاحب ـــــے
۲۷ " " عـــ۱۰۴۳ ۔ حکیم محمد بخش صاحب ـــــے
۲۷ " " عـــ۸۵۰ ۔ عبدالرزاق صاحب عہ
۲۷ " " عـــ۸۳۵ محمد دین صاحب عہ
۲ - اکتوبر ۱۹۰۷ء عـــ۷۳۵ ۔ منشی گلاب الدین صاحب ۳
۲ " " عـــ۹۱۱ ۔ حامد حسین خان صاحب ـــــے
۲ " " عـــ۱۲۳۰ مریم واعظ صاحبہ ؏
۳ " " عـــ۸۶۷ ۔ بلغ الدین صاحب ـــــے
۲ " " عـــ۵۸۰ ۔ احمد حسن صاحب ـــــے
۳ " " عـــ۱۸۱ ۔ غلام حسین صاحب عا
۴ " " عـــ۹۱۶ شیخ محمد افضل صاحب ـــــے
۴ " " عـــ۹۲۳ ۔ بابو محمد حیات صاحب ـــــے

ضرورت

انشاء اللہ عنقریب مجھے چند ایسے آدمیوں کی جو تجارتی ٹھیکداری (مثلاً میٹ - منشی - دوکاندار) کاموں میں مہارت رکھتے ہوں - ضرورت ہوگی - اور نیز دو کاشتکار تنخواہ صرف ناخواندہ اور خواندہ سے - خصوصاً احمدیوں کیلئے اطلاع ہے۔

المشتـــــــــہر

خاکسار محمد اعظم احمدی ولد مہر احمد سرگانہ ذیلدار ساکن باگڑ ڈاکخانہ سرائے سدھو ضلع ملتان

ضرورت نکاح

۵ - مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے - اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں - خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو -

۷ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے - مگر چند سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے - اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں - اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے - اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں - نکاح کی خواہش رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں -

۹ - گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار - گجرات گوجرانوالہ - سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے - جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں -

اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے - بدیں شرائط - لڑکا احمدی - صحیح النسب مغل - انٹرنس پاس - عمر ۱۶ - ۲۰ سال کے درمیان ہو -

راقم - ن - د - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو -

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

کاسر احمدی - الاداد داد ۱ے قیمت ۰ر

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ۱ر

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۸ر

جام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب - مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ - قیمت ۰ر

القول الصحیح — اردو نظم - در تائید مسیح موعود مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ۱ر

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں قیمت ۴ر

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی سلسلہ فیض رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب - قیمت ۰ر

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں -

نور الدین — مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ - دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب - جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے - مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے - قیمت ۰۸ر

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے - متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے -

غلامی ۳ر - عصمت انبیاء ۷ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح — [illegible]

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کی وجہ سے پانچ سال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہوگیا تھا اور زندگی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا - طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کی وجہ سے مجھے یہ بھی شک ہوگیا تھا کہ میرے بائیں طرف کے کل اعضاء کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء کے کئے گئے لیکن بہت کم فائدہ مند ہوئے یا عارضی فائدہ ہوا - آخرکار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا استعمال میں نے کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً ان کا استعمال کرتا ہوں - ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئیں - میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مفید مقوی دوائی نہیں آئی - میری تحریک پر میرے بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسا کہ میں نے - میں حکیم صاحب منشی محمد دین کا مشکور ہوں - کہ انہوں نے مجھ ایسی دوائی دی۔

راقم محبوب عالم ممبر مال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ) (سابق پرنسل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور) ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کے متعلق دے رہا ہے - یہ گولیاں نظام عصبی پر از حد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کی وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے سے اکتا جاتے ہوں انشاء اللہ تعالیٰ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کیلئے گھنٹوں کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جائیگی یہ یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے قیمت فی سیکڑہ چار روپیہ - بیس گولی ایک روپیہ - علاوہ بریں اور کئی امراض نہانی اور ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں جن کی کیفیت مفصل فہرست سے معلوم ہو سکتی ہے از انجملہ سرمہ عجیب دھند - جالا - پھول - خارش چشم - درد - آنکھوں سے پانی جاری ہونا - پیچ میں اور خفیف پھولا کے لئے بے نظیر ہے - فی تولہ ۱۲ر

دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرحہ فی بکس ۱ر سفوف جریان فی دو ہفتہ کے لئے ۲ر

سفوف مفرح ہاضم - دیرینہ فتور ہضم جس میں ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو - طبیعت بیکل بے چین اور کاہل رہتی ہو پشت پہلو اور فم معدہ میں گاہ گاہ درد و سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو - ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی بکس ۱۲ر - پتہ خوشخط بمعہ حالات مفصل و عمر اور نام اور ڈاکخانہ درج ہوں - محصول و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار -

المشتـــــــــہر

حکیم محمد دین احمدی - دروازہ ویسنگھ - گوجرانوالہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھپا -